180016 ـ بطور مہر عمرہ کرانا قبول کیا لیکن اپنا وعدہ پورا نہیں کیا

سوال

دو برس قبل میری شادی ہوئی تو اس وقت میں نے مہر یہ طلب کیا تھا کہ میں اور خاوند دونوں عمرہ کے لیے جائیں گے، خاوند نے اسکی موافقت کی اور کچھ مال دیا کہ عمرہ پر جانے کے لیے محفوظ رکھو، لیکن افسوس کہ ایک بار خاوند مجھ سے ناراض ہوا اور یہ پیسے لے کر کہیں اور خرچ کر دیے میں نے جب بھی اس موضوع پر بات کرنے کی کوشش کی تو خاوند ناراض ہوتا اور میں فورا یہ موضوع ٹھپ کر دیتی.
خاوند نے کچھ اور دینا چاہا کہ میں عمرہ پر جانے سے دستبردار ہو جاؤں، لیکن میں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، مجھے یہ بتائیں کہ ایسا کرنے کا حکم کیا ہے ؟
یہ علم میں رہے کہ میں نے عمرہ پر جانے اخراجات سے دستبرداری کا اعلان کرتے ہوئے کہا میں اپنے اخراجات خود برداشت کرونگی تا کہ وہ کوئی حیل و حجت نہ کر سکے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عورت کے لیے عمرہ بطور مہر شرط رکھنے میں کوئی حرج نہیں.

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ میں درج ہے:

" آپ کے لیے عمرہ بطور مہر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت ایک شخص کے ساتھ اس شرط پر کیا کہ آدمی کو جتنا قرآن مجید یاد ہے وہ بیوی کو یاد کرا دے " انتہی

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی سعودی عرب

ممبر کمیٹی: بکر ابو زید

ممبر کمیٹی : صالح الفوزان.

نائب رئيس: عبد اللہ بن غديان.

رئيس كميٹى : عبد العزيز بن عبد اللہ آل شيخ.

مزيد فائدہ كے ليے آپ سوال نمبر (150807) كے جواب كا مطالعہ كريں.

دوم:

خاوند نے بيوى كو جو چيز بطور مہر دى ہے اس كے ليے اسے واپس لينا حلال نہيں، اور نہ ہى وہ بيوى كو واپس كرنے اور مہر سے دستبردار ہونے پر مجبور نہيں كر سكتا.

اللہ تعالى كا ارشاد ہے:

اے ايمان والو تمہارے ليے حلال نہيں كہ تم زبردستى عورتوں كے وارث بن جاؤ اور نہ انہيں اس ليے رو كركھو كہ تم نے انہيں جو كچھ ديا ہے اس ميں سے كچھ لے لو مگر اس صورت ميں كہ وكھلم كھلا بےحيائى كا ارتكاب كريں اور ان كے ساتھ اچھے طريقے سے رہو، پھر اگر تم نے انہيں ناپسند كرو تو ہو سكتا ہے كہ تم ايك چيز ناپسند كرو اور اللہ اس ميں بہت بھلائى ركھ دے

اور اگر تم بيوى كى جگہ اور بيوى بدل كر لانے كا ارادہ كرو اور تم ان ميں سے كسى ايك كو خزانہ دے چكے ہو تو اس ميں سے كچھ بھى واپس نہ لو، كيا تم اسے بہتان لگا كر اور صريح گناہ كر كے لوگے

اور تم اسے كيسے لو گے جب كہ تم ايك دوسرے سے صحبت كر چكے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چكى ہيں
النساء (19 ـ 21).

شيخ سعدى رحمہ اللہ اس كى تفسير ميں لكھتے ہيں:

" اس كى وضاحت اس طرح ہے كہ بيوى نكاح سے قبل خاوند پر حرام تھى اور وہ اس مہر كے عوض ميں ہى اس كے ليے حلال ہونے پر راضى ہوئى ہے اس ليے جب خاوند اس سے دخول كرے اور وہ مباشرت كرے جو نكاح سے قبل اس كے ليے حرام تھى، جسے وہ خاوند كے ليے اس معاوضہ كے بغير خرچ كرنے كے ليے بھى راضى نہيں تھى، چنانچہ اس طرح معاوضہ كے عوض ميں دى جانے والى چيز پورى ہوئى تو پھر معاوضہ بھى دينا ہوگا.

يہ كيسے ہو سكتا ہے كہ كوئى شخص معاوضہ كے مقابلہ ميں وہ چيز بھى حاصل كر ليتا ہے، اور پھر چيز لينے كے بعد معاوضہ بھى واپس طلب كرنا شروع كر دے ؟ يہ تو شديد قسم كا ظلم و ستم ہوگا " انتہى

دیکھیں: تفسیر السعدی (172).

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جن شروط کے ساتھ تم شرمگاہیں حلال کرتے ہو وہ پورا کرنے کا زیادہ حق رکھتی ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2721) صحیح مسلم حدیث نمبر (1418).

لیکن اگر خاوند کے لیے وقت حاضر میں عمرہ پر جانے میں کوئی مانع اور سبب ہو تو اسے مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ جب آسانی ہو عمرہ پر جایا جا سکتا ہے، اور اسی طرح اگر اس وقت عمرہ پر جانے کے لیے اخراجات نہیں ہیں تو بھی مؤخر کیا جا سکتا ہے.

اور اگر دونوں آپس میں اتفاق کر لیں کہ عمرہ پر جانے کی بجائے بیوی کو عمرہ پر جانے کے اخراجات جتنا مال دے دے تو بھی کوئی حرج نہیں.

اور اگر بیوی اپنی رضامندی کے ساتھ سارا یا کچھ مہر خاوند کو چھوڑ دیتی ہے تو بھی جائز ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر بیوی اپنے خاوند کو سارا یا کچھ مہر معاف کر دے یا لینے کے بعد ہبہ کر دے تو یہ جائز ہے کیونکہ عورت کو اپنے مال میں تصرف کا حق ہے تو یہ تصرف بھی صحیح ہوگا، ہمارے علم کے مطابق تو اس میں کوئی اختلاف نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں یعنی بیویاں اپن مہر معاف کر دیں.

اور ایك دوسری آیت میں ارشاد باری تعالی ہے:

تو اگر وہ اپنی مرضی سے خود ہی تمہارے لیے چھوڑنے پر آمادہ ہو جائیں تو اسے کھا لو اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے .

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: مروزی کی روایت میں ہے کہ: مہر کے علاوہ کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس کے بارہ میں اللہ تعالی نے " تو اسے بڑے مزے اور خوشگوار حالت میں کھالو " فرمایا ہو، یہ صرف عورت کی جانب سے خاوند کو ہبہ کردہ مہر کے متعلق ہی ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 196).

خاوند کو اللہ کا ڈر و تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیے، وعدہ خلافی مت کرے؛ کیونکہ وعدہ خلافی تو منافقین کی صفات میں شامل ہوتی ہے.

ہم اللہ سبحانہ و تعالی سے سلامتی و عافیت کے طلبگار ہیں، مزید آپ سوال نمبر (30861) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .